واعظ الجمعہ

حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مولانا عبد الرزاق ہنگورہ نقشبندی

مولانا محمد کاشف محمود ہاشمی

حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما السلام

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى خاتم الأنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پُر نور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی ولادت

"حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت، سر زمینِ اِہواز میں بمقامِ سوس ہوئی، پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد، آپ علیہ السلام کو بابِل مُلکِ نمرود میں لے آئے"[1]۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ تعالی اپنے برگزیدہ بندوں کو، امتحانات اور آزمائشوں سے گزار کر، کامیابی اور کامرانی سے سرفراز فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) "خزائن العرفان" پ۱، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۲۴، ص۳۴۔

ہے: ﴿ وَ اِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰھٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ﴾[1] "جب ابراہیم کو اس کے رب تعالی نے کچھ باتوں سے آزمایا، تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں"۔

میرے محترم بھائیو! "جو باتیں اللہ تعالی نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پر آزمائش کے لیے واجب کی تھیں، ان میں مفسرین کے چند قول ہیں: حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ وہ مناسکِ حج ہیں۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا: اس سے وہ دس ۱۰ چیزیں مراد ہیں، جو اگلی آیات میں مذکور ہیں، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا ایک قول یہ ہے کہ وہ دس ۱۰ چیزیں یہ ہیں:

(۱) مونچھیں کتروانا، (۲) کلی کرنا، (۳) ناک میں صفائی کے لیے پانی استعمال کرنا، (۴) مسواک کرنا، (۵) سر میں مانگ نکالنا، (۶) ناخن ترشوانا، (۷) بغل کے بال دور کرنا، (۸) موئے زیرِ ناف کی صفائی، (۹) ختنہ کرانا، (۱۰) اور پانی سے استنجا کرنا۔ یہ سب چیزیں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام پر واجب تھیں، اور ہم پر ان میں سے بعض واجب ہیں، بعض سنت"[2]۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ملکِ نمرود بابل میں پرورش پاکر، جب سنِ بلوغ کو پہنچے تو اللہ جلّ جلالہ فرماتا ہے: ﴿ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا

(۱) پ۱، البقرة: ۱۲٤.

(۲) "خزائن العرفان" پ۱، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۲۴، ص۳۴۔

وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیۡنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدۡ کُنۡتُمۡ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُکُمۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوۡۤا اَجِئۡتَنَا بِالۡحَقِّ اَمۡ اَنۡتَ مِنَ اللّٰعِبِیۡنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلۡ رَّبُّکُمۡ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ الَّذِیۡ فَطَرَهُنَّ ۫ۖ وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِکُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَکِیۡدَنَّ اَصۡنَامَکُمۡ بَعۡدَ اَنۡ تُوَلُّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمۡ جُذٰذًا اِلَّا کَبِیۡرًا لَّهُمۡ لَعَلَّهُمۡ اِلَیۡهِ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوۡا مَنۡ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوۡا سَمِعۡنَا فَتًی یَّذۡکُرُهُمۡ یُقَالُ لَهٗۤ اِبۡرٰهِیۡمُ ﴿ؕ۶۰﴾ قَالُوۡا فَاۡتُوۡا بِهٖ عَلٰۤی اَعۡیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ یَشۡهَدُوۡنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاَنۡتَ فَعَلۡتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ﴿ؕ۶۲﴾ قَالَ بَلۡ فَعَلَهٗ ٭ۖ کَبِیۡرُهُمۡ هٰذَا فَسۡـَٔلُوۡهُمۡ اِنۡ کَانُوۡا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَنۡفُسِهِمۡ فَقَالُوۡۤا اِنَّکُمۡ اَنۡتُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿ۙ۶۴﴾ ثُمَّ نُکِسُوۡا عَلٰی رُءُوۡسِهِمۡ ۚ لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنۡفَعُکُمۡ شَیۡئًا وَّ لَا یَضُرُّکُمۡ ﴿ؕ۶۶﴾ اُفٍّ لَّکُمۡ وَ لِمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَ انۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ فٰعِلِیۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ ﴿ۙ۶۹﴾ وَ اَرَادُوۡا بِهٖ کَیۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِیۡنَ ﴿۷۰﴾[1] "ہم نے ابراہیم کو (ان کی ابتدائی عمر میں بالغ ہونے سے) پہلے ہی سے، اس کی نیک راہ عطا کردی، اور ہم اس سے خبردار تھے (کہ وہ ہدایت ونبوّت کے اہل ہیں)۔ جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا: یہ مورتیں (یعنی بُت جو درندوں پرندوں اور انسانوں کی صورتوں کے بنے ہوئے ہیں) کیا ہیں؟ جن کے آگے تم آسن مارے ہو (اور ان کی عبادت میں مشغول ہو)۔ بولے: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے پایا (تو ہم

---

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۵۱-۷۰.

بھی ان کی اقتداء میں ویسا ہی کرنے لگے)۔ کہا: یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو! بولے: کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیلتے ہو؟ کہا: بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا جس نے انہیں پیدا کیا، اور میں اس پر گواہوں میں سے ایک گواہ ہوں۔ اور مجھے اللہ کی قسم ہے! میں تمہارے بتوں کا برا چاہوں گا، بعد اس کے کہ تم پیٹھ دے کر (اپنے میلے کو) پھر جاؤ۔ تو ان سب کو (یعنی بُتوں کو توڑ کر) چورا کر دیا، مگر ایک کو جو اُن سب کا بڑا تھا (چھوڑ دیا، اور ہتھوڑا اس کے کاندھے پر رکھ دیا) کہ شاید وہ اس سے کچھ پوچھیں (کہ ان چھوٹے بُتوں کا کیا حال ہے؟) بولے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا؟ یقیناً وہ ظالم ہے! ان میں کے کچھ بولے کہ ہم نے ایک جوان کو انہیں برا کہتے سنا، جسے ابراہیم کہتے ہیں۔ (یہ خبر نمرودِ جبّار اور اس کے اُمراء کو پہنچی تو) بولے: تو اسے لوگوں کے سامنے لاؤ! شاید وہ گواہی دیں (کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کا فعل ہے) بولے: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا؟ (آپ نے اس کا تو کچھ جواب نہ دیا اور شانِ مناظرانہ سے تعریض کے طور پر ایک عجیب و غریب حُجّت قائم کی) فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا (اس غصّہ سے کہ اس کے ہوتے تم اس کے چھوٹوں کو پوجتے ہو!) اگر بولتے ہوں تو ان سے پوچھو! (وہ خود بتائیں کہ ان کے ساتھ یہ کس نے کیا؟) تو اپنے جی کی طرف پلٹے (اور سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حق پر ہیں) اور بولے: یقیناً تمہیں ستم گار ہو (جو ایسے مجبوروں اور بے اختیاروں کو پوجتے ہو)۔ پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے، کہ تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں! کہا: تو کیا اللہ کے سوا

ایسے کو پوجتے ہو؟ جو نہ تمہیں نفع دے اور نہ نقصان پہنچائے! تُف ہے تم پر اور ان بتوں پر! جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو! تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ بولے: ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو! اگر تمہیں کرنا ہے! ہم نے فرمایا: اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا! اور انہوں نے اس کا بُرا چاہا، تو ہم نے انہیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کردیا"۔ کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو بُت پرستی سے روکا، اور نہ ماننے پر ان کے بتوں کو توڑ دیا، جس سے معلوم ہوا کہ بت پرستی کا خاتمہ کرنا، اللہ تعالی کو محبوب، اور اس کے حکم سے اس کے پسندیدہ بندوں کا ہمیشہ سے کام رہا ہے، حالانکہ اس کے بدلے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو آگ میں ڈالا گیا، مگر اللہ تعالی نے اس آگ کو گلزار بنا کر، اس سے نجات دی، اور کافروں کو ان کے بادشاہ نمرود سمیت ہلاک و برباد کر دیا!۔

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی ایک عمدہ صفت

میرے بزرگو و دوستو! حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ملکِ شام سے جب مکہ مکرّمہ پہنچے، تو اپنی زوجۂ محترمہ حضرت سیّدہ ہاجرہ، اور بچے حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو، کچھ معمولی اسبابِ زندگی کے ساتھ یہاں ٹھہرا کر، نیز اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا کرتے ہوئے واپس چلے، اور کیوں نہ ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور توکل، حضراتِ انبیائے کرام علیہم السلام کا شعار اور صالحین کا طریقہ ہے۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی ایک عمدہ صفت بیان کرتے ہوئے، خالقِ کائنات جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ

﴿اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾[1] "جب اس سے اس کے رب تعالی نے فرمایا کہ گردن رکھ! تو عرض کی کہ میں نے گردن رکھی، اس کے لیے جو سارے جہان کا رب ہے"۔

اللہ کے پیارے اللہ کے حکم پر راضی رہتے ہیں، ان حضرات کا اپنے رب تعالیٰ پر کامل بھروسا اور اعتماد ہوتا ہے، ان ہی میں حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی زوجہ حضرت سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ہیں، کہ بحکمِ الٰہی حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ، اور دودھ پیتے بیٹے دونوں کو بیت اللہ شریف کے قریب، صفا و مروہ کے پاس تھوڑی کھجوریں اور تھوڑا سا پانی دے کر، ایسے وقت چھوڑ گئے کہ جب مکۂ مکرمہ میں نہ گزر اوقات کی کوئی چیز تھی، اور نہ کوئی آبادی تھی، لیکن حضرت سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جس اعتماد و بھروسے کا مظاہرہ کیا، اس کا بیان کچھ یوں ہے: حضرت سیّدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے: «وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَاباً فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيْمُ مُنْطَلِقاً، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيْلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيْمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي، الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَاراً، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: آللهُ الَّذِيْ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَنْ لَا يُضَيِّعُنَا».

---

(۱) پ۱، البقرة: ۱۳۱.

"جس وقت حضرت ابراہیم نے انہیں مکہ چھوڑا، اس وقت وہاں ایک انسان بھی نہیں تھا، اور نہ وہاں پانی تھا، ان کے پاس ایک تھیلی رکھی جس میں کھجوریں تھیں، اور ایک مشکیزہ رکھا جس میں پانی تھا، پھر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام واپس لوٹنے لگے، تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کا پیچھا کیا، اور کہنے لگیں: اے ابراہیم! آپ ایسی وادی میں ہمیں چھوڑ کر جارہے ہیں، جہاں کوئی ایک بھی انسان نہیں، نہ کوئی چیز ہے؟! یہ الفاظ انہوں نے کئی بار دہرائے، مگر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا، اس پر حضرت سیّدہ ہاجرہ نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں، مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے، تب حضرت سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں، کہ اگر ایسا ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ضائع ہونے نہیں دے گا!"۔

حضرت سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اعتماد و بھروسا پہاڑ کی طرح مضبوط تھا، رب تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنے کی برکت سے ہمیں زمزم نصیب ہوا، آپ نے وہ زمزم پی کر بچے کو دودھ پلایا، ان سے فرشتوں نے کہا: «لاَ تَخَافِي الضَّيْعَةَ؛ فَإِنَّ هَاهُنَا بَيْتَ اللهِ يَبْنِيهِ هَذَا الْغُلَامُ وَأَبُوْهُ، وَإِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ»[1] "ضائع ہونے کا اندیشہ نہ کرو، یہاں بیت اللہ ہے، جسے یہ بچہ اور اس کے والد تعمیر کریں گے، اور یقین رکھو کہ

---

(١) "صَحِيح البخاري" كتابُ أَحادِيث الأَنبياء، ر: ٣٣٦٤، صـ٥٦١.

اللہ تعالیٰ اس مقدّس مقام کے باشندوں کو ضائع نہیں فرمائے گا!"، عرصۂ دراز کے بعد حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی، آج ہر طرف سے لوگ جوق در جوق حرمین شریفین جاتے ہیں، وہاں سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

مکۂ مکرّمہ کے لیے دعا

عزیز ہم وطنو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس جنگل بیابان میں، بحکمِ الٰہی اپنی زوجہ اور دودھ پیتے بچے کو چھوڑ کر، بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں دعا کی، ارشادِ گرامی ہے: ﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾[1] "جب عرض کی ابراہیم نے، کہ اے رب میرے! اس شہر کو امان والا کر دے، اور اس کے رہنے والے، جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائیں، انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے"۔ "حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس دعا میں مؤمنین کو خاص فرمایا، اور یہی شانِ ادب تھی، اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی"[2]۔

کعبۂ معظّمہ کی تعمیر

پھر جب حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ایک عرصہ کے بعد واپس تشریف لائے، اور حضرت سیّدنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اس قابل ہوئے کہ ان کا ہاتھ بٹا سکیں، تو

---

(١) پ١، البقرة: ١٢٦.

(٢) "خزائن العرفان" پ١، البقرۃ، زیرِ آیت: ١٢٦، ص ٣٥۔

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی، خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاؕ﴾[1]

"جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر کی نیویں اٹھاتا تھا، یہ کہتے ہوئے کہ اے رب ہمارے! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرما"۔

یاد رہے کہ "پہلی بار کعبۂ معظّمہ کی بنیاد، حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے رکھی، اور بعد طوفانِ نوح پھر حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی، یہ تعمیر خاص آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے ہوئی، اس کے لیے پتھر اٹھاکر لانے کی خدمت و سعادت حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کو میسر آئی، دونوں حضرات نے اس وقت یہ دعا کی کہ "یا رب! ہماری یہ طاعت و خدمت قبول فرما"[2]۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر (مسجد) کی تعمیر کرنا، اللہ کے خلیل حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنّتِ عظیمہ اور اس سلسلے میں تعاون کرنا ذبیح اللہ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی سنّتِ کریمہ ہے۔

حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی دعا

میرے بزرگو ودوستو! اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اولادِ آدم میں حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بزرگی و بڑائی عطا فرمائی، اولادِ اسماعیل میں بنی کنانہ کو بلندی دی، اور بنی کنانہ میں قبیلۂ قریش کو بلند درجہ عطا فرمایا، پھر قریش سے بنی ہاشم کو چُنا، اور بنی ہاشم سے

---

(١) پ١، البقرة: ١٢٧.

(٢) "خزائن العرفان" پ١، البقرۃ، زیرِ آیت: ١٢٧، ص٣٥۔

حضرت سیدنا محمّد مصطفی احمدِ مجتبیٰ ﷺ کو پسند فرمایا، اور ان کے لیے عربی زبان کو پسند فرمایا؛ تاکہ اسی پیاری و پسندیدہ زبان میں، وہ اپنی التجائیں بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں۔ حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل علیہما السلام نے بارگاہِ الٰہی میں جس پیارے انداز سے دعا کی، اس کا ذکر قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اس طرح آیا: ﴿رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا﴾[1] "اے ہمارے رب! اور ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا کر اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار کر! اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا! اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما!"۔ "وہ حضراتِ مقدّس اللہ تعالیٰ کے مطیع ومخلص بندے تھے، پھر بھی یہ دعا اس لیے کی، کہ طاعت واخلاص میں اَور زیادہ کمال کی طلب رکھتے ہیں؛ کہ ان کا ذوقِ طاعت سیر نہیں ہوتا، سبحان اللہ۔

حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل علیہما السلام معصوم ہیں آپ کی طرف سے تو یہ تواضع ہے اور اللہ والوں کے لیے تعلیم ہے؛ کہ یہ مقامِ قبولیتِ دُعا ہے، اور یہاں دعا وتوبہ سنّتِ ابراہیمی ہے"[2]۔

---

(١) پ١، البقرة: ١٢٨.

(٢) "خزائن العرفان" پ١، البقرة، زیرِآیت: ١٢٨، ص٣٥۔

وہیں یہ دعا بھی کی: ﴿ رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ﴾[1] "اے ہمارے رب! اور ان میں ایک رسول انہیں میں سے بھیج، جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے، اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے، اور انہیں خوب ستھرا فرما دے"۔ "یعنی حضرت سیّدنا ابراہیم و حضرت سیّدنا اسماعیل علیہما السلام کی ذرّیت میں۔ یہ دُعا سیّدِ انبیاء صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے تھی، یعنی کعبہ معظمہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجا لانے، اور توبہ واستغفار کرنے کے بعد، حضرت سیّدنا ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے یہ دعا کی کہ "یا رب! اپنے محبوب نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما، اور یہ شرف ہمیں عنایت کر!" یہ دعا قبول ہوئی، اور ان دونوں صاحبوں کی (مشترک) نسل میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سوا کوئی نبی نہیں ہوا، اولادِ حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام میں، باقی انبیاء (حضرت ابراہیم کے دوسرے صاحبزادے) حضرت سیّدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہیں"[2]۔

صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: «إِنِّي عَبْدُ الله، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْن وَأَبِي مُنْجَدِلٌ فِيْ طِينَتِه، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسٰى،

---

(۱) پ۱، البقرة: ۱۲۹.

(۲) "خزائن العرفان" پ۱، البقرۃ، زیرِ آیت: ۱۲۹، ص۳۵۔

وَرُؤْيَا أُمِّي آمِنَةَ الَّتِي رَأَتْ» "میں اس وقت سے اللہ کا بندہ اور آخری نبی ہوں، جبکہ ہم سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ابھی مٹی سے تخلیق کیے جا رہے تھے، اور میری یہ بات دھیان سے سن لو! کہ میں اپنے باپ حضرتِ ابراہیم کی دعا ہوں، حضرتِ عیسیٰ کی بشارت ہوں، اور اپنی والدہ حضرت آمنہ کا خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا"، (حضرت سیّدنا عِرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) کہ جس طرح گزشتہ انبیاء کی ماؤں نے خواب دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ نے بھی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے وقت، ایک ایسا نور دیکھا جس کی بدَولت ملکِ شام کے محلّات اُن پر روشن ہو گئے۔ پھر صحابئ رسول نے سورۂ اَحزاب کی یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ۝ وَّدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا﴾[1]

"اے غیب کی خبر دینے والے! یقیناً ہم نے آپ کو حاضر گواہ، اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اللہ کے حکم سے اُس کی طرف بلانے والا، اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا"۔

حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کو پاکیزگی کی تاکید

عزیزانِ محترم! طہارت، نجاست، غلاظت اور ناپاکی کی ضد ہے، اور اس کا معنی پاکیزگی ہے، پاکیزگی اہلِ ایمان کا طریقہ اور اللہ تعالی کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندوں کی علامت ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے بلند رُتبہ انبیائے کِرام علیہم الصلوۃ والسلام اور صالحینِ

(١) "مستدرَك الحاكم" تفسير سورة الأحزاب، ر: ٣٥٦٦، ٤/ ١٣٣٩.

عظام رحمۃ اللہ علیہم کو دیگر اَحکام کے ساتھ ساتھ، خاص طور پر پاکیزگی کی تلقین بھی فرمائی، حضرت سیّدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور اُن کے شہزادے حضرت سیّدنا اِسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾[1] "ہم نے ابراہیم واسماعیل کو تاکید فرمائی، کہ طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے، میرا گھر خوب پاک صاف کریں"۔

مردوں کو زندہ کرنا

اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہے، جس نے سارے جہان بنائے، انہیں ایک دن فنا کرکے پھر سے مردوں کو زندہ فرمائے گا، اس نے بارہا اپنے بندوں کو اس کا مشاہدہ بھی کرایا، کہ وہ یہ کام کس طرح انجام دے گا۔ مفسرینِ کرام نے لکھا ہے کہ سمندر کے کنارے ایک آدمی مرا پڑا تھا، صبح وشام سمندر کی لہروں کے اتار چڑھاؤ میں، جب پانی چڑھتا، تو مچھلیاں اس لاش کو کھاتیں، جب اتر جاتا تو جنگل کے درندے کھاتے، جب درندے جاتے تو پرند کھاتے، حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا، تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شوق ہوا کہ آپ علیہ السلام ملاحظہ فرمائیں، کہ مردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے؟! آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ یا رب! مجھے یقین ہے کہ تو

---

(۱) پ۱، البقرة: ۱۲۵.

مردوں کو زندہ فرمائے گا، اور انکے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ، اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا، لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں!۔ مفسرینِ کرام کا ایک قول یہ بھی ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا، تو ملک الموت علیہ السلام حضرت رب العزّت سے اجازت لے کر، آپ علیہ السلام کو یہ بشارت سنانے آئے، کہ اللہ تعالی نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا خلیل بنایا ہے! آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے بشارت سن کر اللہ کی حمد کی، اور ملک الموت سے فرمایا کہ اس خُلّت کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائے، اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے سوال پر مردے زندہ کرے! تب آپ علیہ السلام نے دعا کی[1] جسے اللہ تعالی یوں بیان فرماتا ہے: ﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا﴾[2] "جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے دکھا دے تُو کیسے مُردے جِلائے گا؟ فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی: یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے! فرمایا: تو اچھا چار ۴ پرندے لے کر اپنے ساتھ

---

(۱) "تفسیر الخازن" پ۳، البقرة، تحت الآية: ۲۶۰، ۱/ ۱۹۶، ۱۹۷ ملتقطاً.

(۲) پ۳، البقرة: ۲۶۰.

ہلالے (پال لو)! پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے، پھر انہیں بُلا! وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے"۔

"حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے چار ۴ پرند لیے: مور، مرغ، کبوتر، کوّا، انہیں بحکمِ الٰہی ذبح کیا، ان کے پَر اکھاڑے اور قیمہ کرکے، ان کے اجزاء باہم خلط کر دیے، اور اس مجموعہ کے کئی حصّے کیے ایک ایک حصّہ، ایک ایک پہاڑ پر رکھا اور سر سب کے اپنے پاس محفوظ رکھے، پھر فرمایا: چلے آؤ! حکمِ الٰہی سے یہ فرماتے ہی وہ اجزاء اُڑے، اور ہر ہر جانور کے اجزاء علٰیحدہ علٰیحدہ ہوکر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے، اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے حاضر ہوئے، اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہٖ پہلے کی طرح مکمل ہوکر اڑ گئے! سبحان اللہ!"[1]۔

حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی سیرتِ طیّبہ کے ان حسین وجمیل گوشوں میں، ہم اہلِ ایمان کے لیے علم وعمل کے کئی رہنما اصول وضوابط ہیں، جنہیں اپنا کر ہم بھی قربِ الٰہی کی اعلیٰ منزل تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں، بالخصوص حضرت سیّدنا ابراہیم واسماعیل علیہما السلام کی سیرتِ طیّبہ پر عمل کی توفیق عطا فرما، ان کی طرح ہر وقت اپنی رضا کے حصول کی کوشش، اور اپنے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کرنے کی سعادت عطا فرما۔ ہر نیک کام میں اخلاص کی

---

(۱) "خزائن العرفان" پ ۳، البقرۃ، زیرِ آیت: ۲۶۰، ص ۷۹۔

دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کر دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد

کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی وسیاسی فہم وبصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک وقوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین ووطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.